

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



صحیفہ شہانہ

137

— صحیفہ اس میں —

تمام برادران اسلام اور بالخصوص برادران قدم پیروان مرزا سے خیر خواہ
عرض کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن مجید کی ۱۲ نفوس علیہ
سے، چار حدیثوں سے اور تورات مقدس کے چھ بیان سے، ان کی فریب ساز
باتوں سے ان کے انکاروں نے مدعیہ والی مشین گوئی کی صداقت بخاری ہو
سوا ورنہ میں انبیاء کی کرنا، اور محبوبہ مشکوٰۃ آسمانی دلی نشین گوئی کا جھوٹا ہونا باوجود
عمر کی امیدواری کے اور احمد بیگ کے داماد کے سامنے مر جانے سے تو صرف جھوٹے
ہی نہیں ہوتے بلکہ انہی اقرا سے ہر دے بدتر نظر ہے اور خداوند قدوس کا جھوٹا در
بالیقین وعدہ خلاف ہونا مرزا صاحب کے کہنے کے بموجب قرار پانا ہے،

— مؤلف —

مولوی حاجی ابو محمد محمد اسحاق صاحب ملکی برونی ضلع مئیر

— حسب امانت —

عالی ہمت والا درجت سید عارف معلم صاحب تاجربا و قاضی شہر گن
منشی سراج الدین احمد رحمانی پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے

مطبعہ محمد علی شاہ

ہمدردان اسلام بنظر توجہ ملاحظہ کریں

یہ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہماری بہبودی اور ہماری دائمی نجات آخر وہی ہمارے مقدس مذہب اسلام پر ہے ہمیشہ کی زندگی اور ہمیشہ کا عیش و عشرت اسی پاک مذہب اسلام سے ہر کوئی لے گا۔ بائیمہ نہایت حیرت انگیز مسلمان اپنے نفس پرستی اور دنیا طلبی میں اس قدر مصروف ہیں کہ اس بارے مذہب نجات دہندہ کے دشمنوں کا کچھ خیال نہیں کرتے خدا کیلئے اپنی جانوں پر رحم کرنا اور اپنے پاک مذہب کو دشمنوں کے ہاتھ سے بچاؤ اس وقت ہمارے نجات دہندہ کے مٹانے والے مین گروہ ہیں، عیسائی۔ آریہ۔ قادیانی یہ عینوں گروہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہیں، اور جان توڑ کوشش کر رہے ہیں، اور اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر جہنم کی راہ اختیار کر رہے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو کچھ خیال نہیں ہے، اس میں اہل علم اور جاہل سب شامل ہیں کسی کو خیال نہیں ہے کہ یہ وقت ہمارے اور ہمارے مذہب کے لئے کیسا ہے، اور ہمیں کیا کرنا چاہئے اس کو خوب معلوم کر لو کہ اس وقت کا جہاد یہ ہے کہ اسلام کی تائید میں اہل علم تقریر و تحریر کر کے صاحب مال و بچہ تائید میں روپیہ صرف کرے اور رسائل جو سمجھے جائیں وہ چھپ کر ساری دنیا میں مشہر کئے جائیں مثلاً خانقاہ میں تینوں قسم کے رسائل موجود ہیں،

عیسائیوں کے جواب میں رسائل

پیغام محمدی۔ دفع التلبیس۔ مرآۃ الیقین۔ ترانہ حجازی۔ آئینہ اسلام۔ یہ بنظر رسائل ہیں میرے علم میں عیسائیوں کے جواب میں کوئی ایسا رسالہ نہیں ہے ان کو مسلمان ضرور دیکھیں اور غصہ اہل علم پادریوں کے ہر کانے سے آپ محفوظ رہیں گے روپیہ ہونیکی وجہ سے بعض رسالے نہیں چھپ سکے

مرزائیوں کے رد میں رسائل

فیصلہ آسمانی بر حصہ۔ دوسری شہادت آسمانی۔ ہدیہ عثمانیہ چشمہ یزیت حقیقت رسائل عجائب آئینہ کمالات مرزا۔ مسیح قادیان کی حالت کا بیان۔ محکمات ربانی۔ صحائف رحمانی ۱ سے ۲۲ تک وغیرہ اور بھی پچاس ساٹھ رسالوں سے زیادہ ہیں بنظر سمیت دینی اور ثواب آپ انہیں منگا کر دیکھیں

آریوں کے رد میں رسائل

حق پرکاش۔ مناظرہ نگینہ۔ سوامی دیانند کا علم و عقل۔ ثمرات تناخ وغیرہ۔ فصل فرست عند الطلب روانہ کیا جاسکتی ہے۔ ابوحمزہ رحمانی۔ خالعاہ رحمانیہ (مولیہ)

دعویٰ نبوت کے سلسلہ و تسلسلہ

(۱) قول مرزا - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کاتب کو فرمایا کہ میرا کاتب ہے جس کا نام ہے ابوبکر اس کے ہاتھ میں لکھو کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور میری قوم نے اسے تسلیم کیا ہے۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۲) قول مرزا - جیسا کہ آیت اور اس کے کلمات سے ظاہر ہے کہ میری قوم نے اسے تسلیم کیا ہے اور میری قوم نے اسے تسلیم کیا ہے۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

کھلے کھلے لفظوں میں دعویٰ نبوت

(۱) قول مرزا - انا نزلنا علیکم رسلاً خاصاً هذا علیکم کلاما من ربنا انزلنا علی رسولنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تم پر ایک رسول بھیجا ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۲) قول مرزا - انا نزلنا علیکم رسلاً خاصاً هذا علیکم کلاما من ربنا انزلنا علی رسولنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تم پر ایک رسول بھیجا ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۳) قول مرزا - انا نزلنا علیکم رسلاً خاصاً هذا علیکم کلاما من ربنا انزلنا علی رسولنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تم پر ایک رسول بھیجا ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۴) قول مرزا - انا نزلنا علیکم رسلاً خاصاً هذا علیکم کلاما من ربنا انزلنا علی رسولنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تم پر ایک رسول بھیجا ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۵) قول مرزا - انا نزلنا علیکم رسلاً خاصاً هذا علیکم کلاما من ربنا انزلنا علی رسولنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تم پر ایک رسول بھیجا ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۶) قول مرزا - انا نزلنا علیکم رسلاً خاصاً هذا علیکم کلاما من ربنا انزلنا علی رسولنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تم پر ایک رسول بھیجا ہے جس کا نام ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مفسر لکھنؤ ص ۱۰۰)

(۶) صحابہ میں سے جس نے کافر یا کافر سے میل جول کیا وہ کافر ہے۔
 (۷) منکر یا کافر یا کافر سے میل جول کیا وہ کافر ہے۔
 (۸) رسول جیسا کہ عارف و مبایں ہے، گو مشرکوں تک، جو کافر یا کافر سے میل جول کیا وہ کافر ہے۔
 کیونکہ اس کے میل کا نکتہ ہے، اور یہ تمام منکر کے لئے نشان ہے۔ (وہی المار جنت)

دعوی نبوت شیرینی

(۹) خدا ہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول اپنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب عطا کیا تھا۔
 (الرحمن فیر ۱۰ جلد ۱) لا تخف ای لا تخف لدی المرسلون ترجمہ صحت ذمیرے یا میں رسول
 نہیں ڈر کرے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۱) مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس
 آیت کا مصداق ہے کہ صوالذی ارسل رسولہ یا لہدی و دین الحق یظهر علی الدنیا و الاخرۃ
 نوٹ (۱۱) یہ آیت فرما کر بھیجی ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر حق صفت محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم
 کی عظمت کو بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات جو جس نے ملک عرب کے سے جلا اور ناشائستہ اور غیر تہذیب
 آدم میں انبار رسول خاصیت متاثرہ اور عطا فی مذہب اور کمال شریف کے ساتھ بھیجا، ناگہانی غامری
 اور باطنی خوبوں اور نہایت مضبوط و محکم تعلیم سے دنیا کے تمام دینوں پر اسے غالب اور فائق کر دے صفت
 کس رسول کی ہے، الفاظ قرآنی نہایت صفائی سے بتا رہی ہیں کہ وہ رسول نبی آیت کے نازل ہونے سے پہلے
 ہے، کیونکہ صیغہ ماضی کے ساتھ ایسا ہی رسول یا رسولہ یعنی اللہ تعالیٰ اس رسول کو بھیج چکا ہے اور نہایت
 ظاہر ہے کہ وہ رسول وہی ہے من بریأت نازل ہوئی یعنی سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم
 الفاظ قرآنی سے توصیف آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم اور میں، کہ ہر مباحب الفاظ قرآنی کے خلاف
 اور اجماع امت کے برعکس اس آیت کو کہنے لئے کہتے ہیں یعنی رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں جو ملک
 خاص میرے لئے ہے۔ (۱۲) ابوا اس کے بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعہ جو
 چند امر و فی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گا پس اس تعریف کی
 سے بھی ہمارے مخالف مزم میں، کیونکہ میری وحی میں انھی میں اور انھی میں مثلاً یہ ابھام قل المؤمنین یحضر
 ابھار ہم و حفظوا انور ص ۱۱۱ ازکی لہم یہ ہر میں حد میں جو ہے ہر اس میں انھی میں ہے اور انھی میں
 میں پھر میں کی مدت گذر گئی ہر اس میں انھی میں انھی میں انھی میں انھی میں انھی میں انھی میں انھی میں

وحی الہی کا مستقل دعوی

اور دعوی نبوت کہتا ہے کہ انہی کے کلام میں صفت
 (۱۳) اور جس قدر مجھ سے پہلے آیا اور ابال اور انکس ابھار میں انھی میں انھی میں انھی میں انھی میں انھی میں

(۲) وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنُوا بِهِ (سورہ نساء رکوع ۲۲) بلکہ قرآن کریم کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہو جانے قبل موتہ کا صریح ذکر ہے، (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲)

(۳) از انجیل ایک یہ عراض کہ اگر ہم فرض محال کے طور پر قبول کر لیں کہ حضرت مسیح اپنے جسم خالی سمیت آسمان پر پہنچ گئے تو اس بات کے اقرار سے چارہ نہیں کہ وہ جسم جیسا کہ تمام حیوانی اجسام کے لئے ضروری ہے آسمان پر بھی تاثیر زمانہ سے ضرور متاثر ہوگا، اور ہر روز زمانہ لاپرواہی اور لازمی طور پر ایک دن ضرور اُس کیلئے مولا واجب ہوگی، پس اس صورت میں اول تو حضرت مسیح کی نسبت یہ ماننا پڑتا ہے کہ اپنی عمر کا دورہ پورا کر کے آسمان ہی پر فوت ہو گئے ہوں، اور کو اکب کی آبادی جو آج کل تسلیم کی جاتی ہے اُسی کے کسی قبرستان میں دفن کئے گئے ہوں اور اگر پھر فرض کے طور پر ان تک زندہ رہنا اُن کا تسلیم کر لیں تو شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرقت ہو گئے ہونگے، اور اس کام کے لائق ہرگز نہ ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں، پھر ایسی حالت میں ان کا دنیا میں تشریف لانا بجز ناحق تکلیف کے اور کچھ فائدہ بخش معلوم نہیں ہوتا (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲)

(۴) تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا، اور نیپال ہوتے ہوئے آخرت تک پہنچے، اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں مکوت پذیر ہوئے تھے، اُن کو ہدایت کی اور آخر ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا، اور محلہ یارخاں میں مدفون ہوئے، اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام مشہور ہو گئے (راہ حقیقت ص ۵۸ حاشیہ) (۵) حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے زخم اُن کو دکھلائے (راہ حقیقت ص ۵۹ حاشیہ)

(۳) اعلیٰ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی،

ثبوت قول مرزا

(۴) ہم مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور العزیز نبیؑ اور کامل اہل الکتاب ہیں یہود نے جو اُن پر تمثیل لگائی ہیں وہ ان سے پاک ہیں اور یہ تمام باتیں قرآن مجید ثابت ہوتی ہیں،

ثبوت قرآن مجید

(۱) مسیح بن مریم جنکو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں (توضیح اُمرام ص ۲۷ قطع غور) (۲) مسیح کی تمام پیشگوئیاں میں جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اُس پیشگوئیوں کے ہم پلہ و رہموزن ثابت ہو جاوے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں، اُس در ماندہ

(۱) إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْنَاهُ آتُونَا إِلَى مَرْيَمَ (سورہ نساء رکوع ۱۳ پارہ ۶)
(۲) إِذْ قَالَتُ لِلَّهِ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ إِنَّ اسْمَهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجَعَلْنَاهَا

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی

اپنی فضیلت ثابت کرنا

(۲۲) وانا فی ما لم یوث احد من العالمین مجھے وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا، (استغناء سے) اس العام کا یہی مطلب ہو کہ مرزا صاحب کو جو غرور دیا گیا وہ سائے جہاں میں کسی ولی اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں (۲۳) لہٰذا خسف القمر المشیروان لی وفساد القمر المشیروان اتسکوا ترجمہ اس کے لئے جائزہ اخسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے جائزہ اور سورج دونوں کا اب کیا تو افکار کرے گا، (امام احمدی ص ۱۸۱) بیان کا شعرا و ادباء کی ترجمہ ہے، اس شعر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خلق القمر کو جو مشہور اور متواتر قرآن مجید سے اس کا پتہ لگتا ہے، اور جو واقع میں خرق عادت ہو مرزا صاحب اس سے انکار کر رہے ہیں، اور خلق القمر کو جائزہ کی تلافی ہے، یہ مرزا صاحب کی عقل کا تقاضا ہے، کوئی ذی عقل تو جائزہ کن کو معجزہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ جائزہ کن اور سورج کہیں ہمیشہ ہوا کرتے ہیں، گویا خلق القمر کو مرزا صاحب نے جائزہ کن کہا جس کا حاصل یہ ہوا کہ میرے لئے خلق القمر اور خلق الشمس دونوں ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف ایک یعنی خلق القمر، مگر یہ محض غلط ہے، مرزا صاحب کے لئے دونوں کیا ایک بھی خلق نہیں ہوا، (۲۴) سیرت الابدال کے آخر خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ ۲) میں مرزا صاحب ایک عربی عبارت تحریر کرتے ہیں جس کا شروع ان اللہ خلق آدم جعلہ الخ سے ہے، جس کا خلاصہ مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اسے تمام انسانوں اور جنوں کا سرور و حاکم بنایا، پھر تین کو شیطان بنے بہکا یا اور جنت سے نکالا اور حضرت آدم کی حکومت شیطان کو ملی اور اس پر لڑائی ہوئی آدم کو ذلت اور رسوائی ہوئی، پھر اللہ تعالیٰ نے مسیح عیسیٰ کو پیدا کیا، تاکہ آخری زمانہ میں شیطان کو نہرمت دے، یہ وعدہ خداوندی قرآن میں لکھا ہوا، (سیرۃ الابدال حاشیہ صفحہ ۲)

(۲) مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل شدہ سمجھتے ہیں اور قتلول اور صلوب ہونا کہتے ہیں

ثبوت قتل مرزا

(۱) ابن مریم گرجا حق کی قسم: داخل جنت ہوا وہ محترم مارتا ہے اس کو قرآن مجید اس کے برعکس دینا ہے خبر وہ نہیں باہرہ الموات: ہو گیا ثابت تیسری آیت (ازالہ اہل مدحہ ص ۳۱)

(۲) ازجملہ ایک یہ کہ قرآن شریف کے کسی مقام میں مذکور نہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو قتل کیا گیا

(۲) تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں مقبول ہوئے ہوئے

ثبوت قرآن مجید

(۱) وقلہ انا انزلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسولاً و ما قتلوه و ما صلبوه و لکن مشبہ لہم مات الذین اختلفوا فیہ لقی شک فیئہ ما لہم بربین علیہ الا ان ینزع البقی و ما قتلوه یقیناً لکن رزقہ اللہ لانیہ و کان اللہ عز و ما حاکمنا، (ابن مریم ص ۲۱)

الانبياء انه يقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا
(مطالعہ وی جلد ۲ ص ۲۸۸)

(۷) وفي التمهيد في شرحنا بصيرتنا انا انكار
ما وجب الاقرار به اذ ذكر الله تعالى ان
واحد من الانبياء بالاستهزاء ولو كان
اسلامه بالفعل (مشابه والتفاخر جلد اول ص ۲۹۵)

وہی کارروائی کی اور کہا کہ قصیر کا قصیر کو دو اور خدا
کا خدا کو حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ تھا کہ یہودیوں
لئے یہودی بادشاہ چاہئے نہ کہ مجوسی اسی بنا پر تصدیق
بھی خریدے شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاد دہائی
متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت
موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح
مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا اسباب خیال

کرتے تھے ہاں آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنیٰ ادنیٰ بات میں اکثر فحشہ آجاتا تھا اپنے
نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جاسے اندوہ میں ہیں کیونکہ آپ نے کیا
دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت
تھی جس میں بیشک گویا اور کاپنی ذات کی نسبت تورات میں پایا جاتا ہے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں انجناہ
و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کی بددانش سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم
کی بات ہو کہ آپ نے یہاں سے تعلیم جو انجیل کا منہر کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چور کر لیا تھا اور پھر ایسا
ظاہر کیا ہے گویا میری تعلیم ہے لیکن جب سی یہ جو سی بکڑی گئی جیسا کہ بہت شرمندہ ہیں آپ نے یہ حرکت نہایت
کی ہوئی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمود کہلا کر رسوخ حاصل کریں لیکن آپ کی اس بجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت سیاهی
مولیٰ ہمارے پھر فسوس یہ کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کاشنسنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر لمانچے مار
رہے ہیں آپ کا ایک یہودی اوستاد تھا جس سے آپ نے تورت کو سبقا سبقا پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت
نے آپ کو زیر کی ہے کچھ حصہ نہیں دیا تھا یا اس استاد کی یہ شرارت تھی کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا حال
آپ علمی اور علی قوی میں بہت کچھ تھے اس وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے چھوٹے پیچھے چلے آئے

ایک ماضی پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو انبی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا جنہاں
ایک مرتبہ آپ اس الہام سے خدا سے منکر ہوئے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے عیسائیوں نے اسے معجزات
آپ کے سمجھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ کو کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو
گمزدی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی روز سے شریعوں نے آپ کو کناہ کیا
اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کو
غیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی
موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی
استعمال کرتے ہوں اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کہلتی ہے اور اسی تالاب سے فیصلہ کر دیا کہ

انسان کی پیشین گوئیاں کیا تھیں، صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی پر ان دونوں خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشینگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مرد کو اپنا خدا بنالیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے، کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا، پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام لکھا، محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب مجروحہ مانکا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھے مجروحہ مانگتے ہیں، ان کو کوئی مجروحہ دکھلایا نہیں جائے گا، دیکھو یسوع کو کیسی سوچھی اور کیسی پیش بندی کی، اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے مجروحہ مانگے، یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ ایک شریر رکار نے جس میں سرسریسوع کی روح تھی، لوگوں میں یہ شہور کیا کہیں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جسکے پڑنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا، بشرطیکہ پڑنے والا حرام کی اولاد نہوں، اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھ کو طیفہ پڑنے سے خدا نظر نہیں آیا، آخر ایک طیفی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آگیا یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں، اپنا چھپا چھوڑانے کے لئے کیسا دوا کھیلایا، یہی آپ کا طریق تھا، ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں؟ آپ کو یہ سوال سننے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی، کہ میں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں، سو جیسا کہ مجروحہ مانگنے والوں کو ایک طیفہ بنا کر مجروحہ مانگنے سے روک دیا تھا، اس جگہ بھی

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ وَيَكْلَمُ
الَّذِينَ فِي الْمِحْبَلِ وَيَكْلَمُ الَّذِينَ الصَّالِحِينَ
(سورہ آل عمران رکوع ۵ پارہ ۳)
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْحِيدَ وَالْاِخْتِلَافَ
وَمَا شَاءَ اِلٰى نَحْيٍ اٰتَيْنِ (سورہ آل عمران رکوع ۵)

(یعنی) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کی توہین کرنے والا کافر اور شیطانی گروہ میں ہے

ثبوت قرآن مجید

(۱) هَلْ اَنْتُمْ عَلٰی مَنْ تَنْزِلُ الشَّيْطٰنُ تَنْزِلٌ
عَلٰی كُلِّ اَقَاكٍ اَتَيْنِ (پ سورہ شعرا رکوع ۱۲)

(۲) وَسَلِّ عَمَّنْ يَنْسِبُ اِلٰى الْاَنْبِيَاءِ الْفَوْحِشَ
لَعَنَ هُمْ عَلٰی الزَّهْنِ اَوْ لِحْوِجَالِ يَكْفُ لَآئِهْ شَتْمُ
وَاسْتِخْفَافُ بِيْهِمْ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۹۳)

(۳) وَلَئِنْ اَنْتَ مِنْ اَصْحٰتِ اِلٰى نَبِيِّنَا صَلٰى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَامُ تَعْمَلُ اَلَنْبَابَ فَيَا بَلِغْهُ وَاخْبِرْ بِهِ

اَوْ شَكَّ فِيْ صَدَقَهِ اَوْ سَبَّهِ اَوْ تَنَقَّصَهُ اَوْ
قَالَ اَنْهُ لَمْ يَبْلُغْهُ اَوْ سَمِعَ اَنْبَاءَ بِهِ اَوْ بَا حُدُثِ

اَلْاَنْبِيَاءِ اَوْ اَزَارَى عَلَيْهِمْ اَوْ اَذَاهُمْ فَوَكَفِّرْ
بِاجْمَاعٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ (شرح شفاء جلد ۲ ص ۲۹۳)

(۴) اَوْ اِسْتَخَفَّ بِهِ اَوْ بَا حُدُثِ مِّنْ اَلْاَنْبِيَاءِ اَوْ اَزَارَى
عَلَيْهِمْ اَوْ اَذَاهُمْ فَوَكَفِّرْ بِاجْمَاعٍ (شفاء ص ۲۹۳)

اَوْ يَكْفُرْ اِذَا شَكَّ فِيْ صَدَقِ النَّبِيِّ صَلٰى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَامُ اَوْ سَبَّهِ اَوْ تَنَقَّصَهُ اَوْ صَغُرَ رِشَابُهُ اَوْ تَنَقَّصَ رِشَابُهُ

بِاجْمَاعٍ مِّنْ اَعْلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۹۳)

(۲) پس اس کو تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ معجزہ دکھایا ہو، اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صلح ایسی ہی جڑیاں بنالغے ہیں کہ وہ بولتی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنایا کہ بعض چڑیاں کل کے دیوی سوچا دیتی ہیں (ازالہ دام حصہ ۱) (ماہنامہ ص ۱۱)

(۵) مرزا صاحب کہتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے

ثبوت قول مرزا

(۱) اس کلام الہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور کفر کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے، اس لئے وہ اس الموعظ نہیں کہ میری جماعت میں سو کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے، کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے، پس یاد رکھو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اور ہر جرم پر اور قطعی حرام ہے، اگر کسی کفر یا مکر یا جرم کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ وہی تمہارا امام ہو جو تم میں سے ہو، (تحفہ گول رو یہ ص ۱۱)

(۶) مرزا صاحب کا فتوے ہے کہ احمدی کو غیر احمدی سے مناکحت از دواج جائز نہیں ہے

ثبوت

(۱) گواہ نمبر ۴ کے بیان سے ظاہر ہے،

(۷) مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو بھڑپنے ماننے والوں کے سب کو کافر کہتے ہیں،

ثبوت قول مرزا

(۱) ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے ہیں، اور نہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے، اور دوسرے

(۵) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں عام اس سے کہ وہ فاسق فاجر مسلمانوں کو کسی فرقہ کا

ثبوت قرآن مجید

(۱) وَاتَّبِعُوا مَعَ الرَّاكِبِينَ (۱۰۸) سورہ بقرہ ص ۵

علم کلام

(۲) صلوا خلف کل برہ فاسق،

حدیث

(۳) عن عبد اللہ بن عدی ابن الحجاج انہ دخل علی عثمان و هو محصور فقال انک امام عامہ و تقول بک ما تری و یصلی لنا امام فتنہ و تتخرج فقال الملوہ حسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم و اذا اساءوا فاجتنب اساءتہم رواہ البخاری جلد ۱ (مشکوٰۃ برہامہ مرآۃ عداۃ ص ۱۱)

وفید دلیل علی جواز الصلوۃ خلف الفرقة الباغیة و کل فاجر،

(۴) عن قیسۃ ابن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون علیکم امراء من بعدی یؤخذون الصلوۃ ففیکم و فی علیہم فصلوا مہم ما صلوا للقبلة

(۵) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ تمام فرقہ اسلامیہ میں باہم مناکحت از دواج جائز ہے

ثبوت قرآن مجید

(۱) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰی يُؤْمِنُوْا وَلَا مُمْسِكَةٌ

آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو، تو وہ آپ کا نہیں بلکہ انہی تالاب کا معجزہ ہے، اور آپ کے ہاتھ میں سوا سے مکرو فرج کے اور کچھ نہیں تھا، پھر افسوس! انا لائق عیسیٰ ایسے شخص کو خدا بنا ہے، آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں نہیں، جن کے خون سے آپ کا وجود طہو پذیر ہوا، اگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوئی، آپ کا گنہ گروں (کسی) سے میلان اور محبت بھی نہ پایا، کسی نے نہ ہو کہ بعد میں مناسبت درمیاں میں ہے، ہورنہ کوئی برمنہ کا انسان ایک جوان لختی ایسی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اسے ناپاک ہاتھ لگاوے، اور زنا کاری کی کمائی کا بلیدہ عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھئے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس جلن کا آدمی ہو سکتا ہے، آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ ابھی تمام لوگ زندہ ہوں گے کہ میں پھر واپس آ جاؤں گا، حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس سلیں اس کے بعد بھی تیس صدیوں میں مریکیں مرآب اب تک تشریف نہ لائے، خود وفات پا چکے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کذاب اب تک پادریوں کی پیشانی پر باقی ہے، (حاشیہ ضمیمہ انجام اتم ۱۳۵۵ھ ۷۷۷ء)

(۴۱) مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام معجزات سے انکار کیا

(۴۲) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سب معجزات صاوریہ و الشفاء فی قدرتہ تھی کہ وہ مردہ کو زندہ کرتے تھے کوڑھی اور ماوراء النہر کو اچھا کرتے تھے

ثبوت قرآن مجید

(۱) اِنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیٰتٍ مِّنْ عِزِّ رَبِّیْ
اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِّنَ الطَّیْرِ مِثْلَ الطَّیْرِ فَاَنْتُمْ
فِیْہِ فَاَیْکُمْ طٰیْرٌ اَبٰی اَذِیْنَ اللّٰہُ وَ اَسْمٰی اَلْاَکْثَرِ
وَ اَلَا بُرْہٰنٌ وَّ اٰیٰتٍ مِّنْ عِزِّ رَبِّیْ
(پارہ ۳ - سورہ آل عمران رکوع ۵۵)

دیکھا جائے کہ قرآن مجید نے تو علامہ طور سے حضرت مسیحؑ کے عظیم الشان معجزوں کو بیان کیا ہے، مگر مرزا صاحب کے معجزات کے بالکل منکر ہیں، چنانچہ اس سے پیشتر ان کا قول بیان کیا گیا ہے، اور صرف معجزات ہی کا انکار نہیں ہے بلکہ ان کو گالیوں بھی دی ہیں، اور بدگمانیوں کا مخزن بنایا ہے، ان کے معجزات میں باتیں بھی بتائی ہیں :-

ثبوت قول مرزا

چنانچہ لکھتے ہیں

(۱) کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلو، ناکسی کل کے دبائے یا کسی چھونک مارنے سے کسی طور پر ایسا پرواز کرنا ہو جیسا پندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پرواز جلتا ہو، کیونکہ حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک بخاری کا کام کرتے رہے ہیں، اور ظاہر ہے ترجمہ کا کام حقیقت ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہوجاتی ہے (حاشیہ ازالہ اہام حصہ اول صفحہ ۱۲) دیکھا جائے کہ نہایت صاف طریقہ حضرت مسیحؑ کا باپ تراء دی ہو، جو قرآن شریف

یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا، اور اس کو باوجود
اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا
جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے
اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے
نہیں اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہو
کافر ہے (حقیقہ الوحی ص ۱۵۹)

(۲) جو محمد نہیں مانتا وہ خدا اور رسول بھی نہیں مانتا (حقیقہ الوحی ص ۱۶۰)

(۸) مرزا صاحب اپنے کلام کو مجھ کہتے ہیں

نبوت

اعجاز الہی اور انجی احدی مرزا صاحب

قول مرزا

(۱) اعجاز الہی - اس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر "رسالہ"
اعجاز الہی جب صحیح عربی میں ہے لکھا تو خدا تعالیٰ سے
الہام پاکر میں نے یہ اعلان شائع کر دیا کہ اس رسالہ کی نظر
اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کہ بی مونیو بیتیں کر سکیں
(حقیقہ الوحی ص ۱۶۰)

(۲) اعجاز احدی کے متعلق قول مرزا "میرا حق ہے کہ جس
قدر خارق عادت و قوت میں یہ اردو عبارات اور قصیدے تیار
ہوئے ہیں میں اسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا ان لوگوں سے
مطلبہ کروں جو ان تحریرات کے لئے ان کا اقرار خیال کرتے
ہیں اور معجز قرار نہیں دیتے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں
کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور قصیدے
خرج کی ہے اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر ایک بات
کا جواب ہو کوئی بات رہ نہ جائے اور اسی قدر قصیدہ جو
اس تعداد کے اشعار ہیں واقعات کے بیاں پر مشتمل ہو اور
نصیح و تبلیغ ہو اس مدت مقررہ میں چاہے کہ خراج گرویں تو میں ان کو دس ہزار روپہ نقد دوں گا (اعجاز احدی ص ۱۶۱)

مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَكَذَلِكَ نَكْفِيكَ مَا كَفَى
تُكْفِيكَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَعَلَّكَ تَمُنُّ
خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَكَذَلِكَ نَكْفِيكَ (سورہ بقرہ ص ۲۴)

(۱) تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت افضل ترین امت ہے
اور ثقہ ہے

نبوت قرآن مجید

(۱) كَذَلِكَ نَكْفِيكَ أُمَّةً أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

(بارہ ۳۰ سورہ آل عمران رکوع ۱۱)

(۲) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
شَهِيدًا (سورہ بقرہ بارہ ۲۰ رکوع ۱۸)

فقتل

(۱) وَكَذَلِكَ لَقَدْ نَفَعْنَاكَ كَلِمَةً قَالَتْ قَوْلًا
يَتَوَصَّلُ بِهِ إِلَى تَضَلِيلِ الْإِمَّةِ (منہاج ص ۳۶۲-۳۶۳)

(۸) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ خدا کے
کلام قرآن کریم کے سوا اور کسب کا کلام بجز ہمارے

نبوت قرآن مجید

(۱) وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا
فَأَنزِلْ بِنُورٍ مِّنْ مَّيْمَنِهِ ۚ إِذْ نَزَّلَ اللَّهُ هَٰذَا
مِنْ ذَوْنِهِ ۚ إِنَّ كُنتُمْ صَٰدِقِينَ (سورہ بقرہ ص ۲۴)
۲۴. أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأَنزِلْ بِنُورٍ مِّنْ
مَّيْمَنِهِ ۚ إِذْ نَزَّلَ اللَّهُ هَٰذَا مِّنْ ذَوْنِهِ
۲۵. إِنَّ كُنتُمْ صَٰدِقِينَ (بقرہ ص ۲۵-۲۴)

ہی ہوئے (خدا کی پناہ) یہ دو قول مرزا صاحب کے اس اشتہار میں آج ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو گوہر دوس پور شائع کیا گیا۔ یہ فیصلہ
حصہ کے صفحہ ۳۱۳-۱۰ اس اشتہار میں سترہ جھوٹ دکھائے ہیں ان جھوٹوں میں اکثر ان کی پیشینگوئیاں ہیں۔
تین طریقوں سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے اول یہ کہ صرف ایک اشتہار میں آجھوٹ سترہ جھوٹ ہوئے، اب غور
کیا جاوے کہ نبی کی شان تو بہت بڑی ہے، وہاں تو ایک دو جھوٹ کی نبوت باطل ہو جاتی ہے، کسی مجدد اور بزرگ کی بھی نشان
نہیں ہو سکتی ہے کہ ایک دو ورق میں اس قدر جھوٹ ہوئے جھوٹ ایسی بڑی خبر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان
جھوٹ نہیں بولتا اس سے ثابت ہوا کہ جو جھوٹ ہوئے وہ مسلمان نہیں، دو ستر طریقوں پر انکا جھوٹا ہونا اس طرح ثابت ہوا کہ وہ کوئی
دونوں تو کوئی نہیں انکی پیشینگوئی چھوٹی ہوئی اور پورے اشتہار میں سترہ پیشینگوئیاں انکی جھوٹی ہوئیں یعنی انکے بیان کے بموجب
حتمی وعدہ آجی ہوا مگر خدا تعالیٰ نے وہ اپنا وعدہ پورا کیا اور اس سے پیشتر قرآن شریف کی پانچ آیتیں نقل کیں ہیں جو کہ مطلب ہے کہ
خدا تعالیٰ کے وعدہ اور وعید دونوں ضرور پورے ہوتے ہیں، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اسکا کوئی وعدہ یا وعید پوری نہ ہو اگر ایسا ہوتا
نبوت اور رسالت و ہم یہ ہم ہوگا، اس میں خوب غور کرنا الغرض اس قول میں بھی مرزا صاحب بھولے ہیں کہ اول کلام الہی سے جھوٹ
ثابت ہوئے تیسری یہ کہ اس طرح وہ قرآن سے جھوٹے ٹھہرے اس طرح تو ریت مقدس سے بھی نکلے جھوٹے جھوٹے شہادت ہی ملاحظہ ہو

توریت مقدس کا فیصلہ مرزا کی کذابی پر

توریت کی پانچوں کتاب استنفا کے باطل ہیں یہ ارشاد ہے "لیکن وہ نبی جو ایسی ستاخی کرے کہ کوئی بات میری نام سے
کہے جس کے کہنے کا میں اُسے حکم نہیں داتا تو وہ نبی قتل کیا جائے (یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے)
اور اگر تو اپنے دلیس کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب ہی خداوند کے نام سے کہے
اور جو اُسے کہہ واقع ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی، بلکہ اُس نبی نے گستاخی کی ہے" اور سات ظاہر کی مرزا صاحب
نے اپنے منکوہ آسمانی کے نکل میں اسکی نسبت خدا جانے کتنے مرتبہ بیان کیا ہے، مگر وہ نکاح میں نہ آئی، اور وہ پیشینگوئی پوری ہوئی
اس نے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ پر زور کیا، الحاصل قرآن مجید اور توریت مقدس دونوں اس پر متفق ہیں کہ مرزا
قادیانی بالیقین جھوٹا ہے، یہاں تین طریقوں سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا گیا، جب ان دو قولوں مرزا صاحب کے کذب کا
قابل فیصلہ کر دیا تو اب زیادہ اقوال نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر میں غرض تلخ حضرات کو یہ بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب
باجود جس رسدہ ہو چکے احمد بیگ کی دختر پر ایسے فریفتہ تھے کہ بار بار اس کا ذکر کرتے تھے اور جاچا اس کے اشتہار میں تھیں مرزا
مٹا تھا، اور بھی خیال ہو گا کہ بار بار اعلان و اشتہار کو حکم الہی بتانا عوام کو ڈرانا اور توجہ دلانا ہے، خودخواہ انھیں خیال
ہو گا کہ اگر مرزا کو واقعی الہام الہی نہ ہوتا تو بار بار اس کثرت سوا میں کا ذکر نہ کرتے، یعنی اپنے عشق و تعظیم کے ساتھ عوام کی فریب ہی
بھی تھی، مگر وہ اشتہار تو مشتمل ہے کا تھا ذیل کا اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۸۸ء کو کھانی پریس لودھانہ میں چھپوایا اور اسکا نام
اختصاراً حضرت حسین رکھا ہے اس میں نصرت میں کامیاب ملاحظہ ہو، تیسرا قول ہے کہ مرزا صاحب کی دختر طہان کی نسبت
بکلام نبی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے یہی مقدور قرار دیا چکا ہے کہ وہ لڑکی اس بزرگ کے نکل میں آجائے خواہ یہ لڑکی یا کرہ ہو

آیتوں میں مختلف طور سے متعدد ایک دوسرے سے بیان فرمایا ہو مثلاً آخر کی آیت میں نہایت زور کی تاکید سے لکھا ہوا ہے کہ ایک نبی کو خواہ مخواہ
 کر کے یا خاص حضرت سرور دنیا علیہ السلام کو ارشاد فرماتا ہے اسے بند کر ایسا کائنات اور خیال بھی ہرگز نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے
 کسی رسول پر وعدہ خلافی کرتا ہے، اس وعدہ اور وعید دونوں شامل ہیں، اب مرزا صاحب کے متعدد اقوال نہایت وضاحت اور
 یقین سے ثابت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ کرنا ہی اور ایک بار نہیں متعدد مرتبہ اس وعدہ کی یاد دلانا ہی اور پھر بھی پورا نہیں کرتا
 فی سب وینا ہو جھوٹ بولتا ہے (نموداشت) **ناظرین** کو یہ کھانا نہ قبول دیکھ کر نہایت حیرت ہوگی اور احمدی حضرات تو جھوٹا ہی نہیں
 مگر جلدی نہ فرمائیں اسلئے کہ مضمون ملاحظہ کریں، **مرزا صاحب کے اقوال جن کو خدا پر قدوس میں سخت الزام آتا ہے**
 یہ اقوال مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی کی نسبت اشتہارات اور رسالوں میں شہرہ کرنا ہیں جن کو فیصلہ آسمانی حصہ اول مطبوعہ بار
 سوم ۱۹۰۷ء اور حصہ سوم میں لفظ نقل کئے گئے ہیں اس میں بعض اقوال نقل کئے جاتے ہیں پہلا قول مرزا صاحب فرماتے ہیں
 اندرون جو زیادہ تصریح کیلئے بار بار توبہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ منسوب الیہ کی وضاحت کو جس کی نسبت
 درخواست کی گئی تھی، ہر ایک مانع دوڑنے کے بعد انجام کار عاجز کے نکاح میں لا سکا (فاکسا غلام احمد، ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء)
 (۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کا انتقال ہوا خیال کیجئے کہ کتنے برسوں نکاح کا غل رہا ہی) اس قول میں خوب لکھا جا کہ کس پر
 وعدہ آہی بیان کیا ہے کہ وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی اسے کوئی شرط وغیرہ روک نہیں سکتی کیونکہ نہایت صاف
 طریقے سے بیان ہے کہ اس لڑکی کے تباہی میں کوئی امر نہیں نکاح کو روک نہیں سکتا، پہلا جملہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے جو خدا تعالیٰ کے
 عالم پر مقرر ہو چکا ہے اسے تقدیر میں کہتے ہیں اور تقدیر میں ہرگز نہیں ملتی دو تیسرا جملہ ہر ایک مانع دور ہونیکے بعد اللہ تعالیٰ مرزا کو نکاح
 میں لائے گا، قیامت کے جملہ انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا، ان تینوں قولوں کے بعد کسی جاہل کو بھی تردید نہیں ہو سکتا کہ وہ حدیث
 اگر مرزا صاحب کے نکاح میں آئی تو اس وقت بھی مرزا صاحب کے رہ سکتے ہیں، بلکہ ہر ایک ہی کہیگا کہ البتہ مرزا صاحب خدا تعالیٰ جھوٹ
 کا الزام لگایا اور اسے وعدہ خلاف ٹھہرایا، اور وہ خود طعن ثابت ہوئی یہ ناجواب بات ہے کوئی اس کا جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ پہلا جملہ
 طریقے سے بقول مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی اور قیامت ہی ثابت ہوتی اسلئے کہ وہ عورت مرزا صاحب کے نکاح میں آئی جس کے
 نکاح میں آئیگا اسے جہمی وعدہ کیا تھا اور مقرر کر رکھا تھا اور مرزا صاحب نے دم تک اسے اپنے تڑپے تہہ اور وہ دوسرے کے نکاح میں آئی
 اور مرزا صاحب کلام الہی سے اور نیز اپنے الہامی اقرار سے یقینی جھوٹے ہوئے، دوسرے قول میں مذکورہ اشتہار میں ہی عورت کی نسبت یہ
 فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے، اس قول میں بھی باہر
 ایسی بیان کی ہیں جس سے اس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا یقینی اور قطعی ہوتا ہے، ایک کہ انجام کار اس لڑکی کا واپس لانا یعنی
 جس غیر شخص کے نکاح میں لڑکی جا چکی ہے اس سے واپس لائی یعنی اس کے نکاح میں ملے گی، دوسرے کہ میری نکاح میں آسکا یا خدا
 تعالیٰ کی مقرر شدہ باتوں میں ہے، اور خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا، یعنی وہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئیگی شرط وغیرہ کوئی
 اسے روک نہیں سکتی پہلے قول میں اس کی زیادہ شرح ہے، اب ناظرین غور فرمائیں کہ یہ دو قول ہیں مرزا صاحب کے جن میں نہایت
 قطعی طور سے یقین لگائی کرتے ہیں کہ محمدی سکیم اور جھوٹ کی لڑکی میری نکاح میں آئیگی اور غالباً بیش تر اس تک متشبث ہوئی کا غل
 کرتے ہیں مگر پوری سنوئی اور مرزا صاحب اس تمنائیں مقرر کر رہے ہیں اور اس کی آرزو میں اور اس کے کذب کے جرم میں تڑپے

ہر طرف سے تمہاری طرف لایگا یعنی باکرہ ہونے کی حالت میں یا بے شرطی کمالیت
 (چوتھا طریقہ) ہر ایک روک کو دربان سواٹھا دیکھا (اس میں شرط وغیرہ کچھ موجب آگیا اب نکاح میں آنیکا
 کوئی مانع نہ رہا بشرط پوری ہو یا نہ ہو) اب اس کے بعد کے جملہ نے تو اور بھی غائب کیا، فرماتے ہیں،
 (پانچواں طریقہ) اور اس کا حکم کو (یعنی مرزا کے انکاح کو) ضرور پورا کر لیا، جب مرزا صاحب کا خدا کی
 قدرت میں اس نکاح کے کرنا ضرور کہتا ہے تو اس کے ظہور میں نہ آنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی، جو اس کے قادر نہیں
 عاجز ہے (یعنی بذاتہ) ان پانچوں قولوں نے حقیقۃ الوحی کے اس جواب کو محض غلط ٹھہرا دیا جو اس لڑکی کو نکاح
 میں نہ آنیکا نسبت مرزا صاحب سے دیا ہے، یہ خوب یاد رہے کہ یہ بھی مرزا صاحب کا ایک وقتی قریب ہے، (چھٹا طریقہ) آگیا یہ
 قول ہے، کوئی نہیں جو اسے روک سکے، اس میں شرط وغیرہ بھی آگئی، اس یقین اور کمال و ثبوت و اعتقاد کے بعد بھی وہ پیشینگوئی
 ایسی جھوٹی ثابت ہوئی کہ دنیا نے دیکھ لیا اور مرزا صاحب کے چھ جھوٹ فطری اس ایک قول میں ہوئے اور میں نے جھوٹے
 قولوں میں بیان ہوئے ہیں کل جھبیل جھوٹ ہوئے، اب قادیانی پارٹی ان الزاموں کا کچھ جواب دے سکتی ہے: دنیا میں
 سے اُدھر ہو جائے مگر کوئی مرزا کی اس کا جواب نہیں دے سکتا ہے، جب مرزا صاحب کی مخصوص پیشینگوئی جھوٹی
 جس کا امام ان کے دعوے مجدد ہونے یا نبی ہونے سے زیادہ لگا ہے، تو بالیقین قرآن مجید سے اور توریت مقدسہ
 سے اور خود اپنے اقراءوں سے جھوٹے ثابت ہونے، اب ایم اے صاحب اور خواجہ کمال کہیں کہ یہ جھوٹی پیشینگوئی
 ایسی ہی ہے جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیمہ والی پیشینگوئی؟ تمکو ختم نہیں گئی کہ ایسے صریح کاذب کی باتوں
 کو حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانی باتوں سے مشابہت دیتے ہو، یہ کون یاچی کہتا ہے کہ حدیمہ والی پیشینگوئی
 پوری نہیں ہوئی، اس پیشینگوئی میں تعین وقت نہیں کی گئی تھی اور نہ یہ بھی لکھا ہے کہ حدیمہ والی پیشینگوئی وقت انتظار کردہ ہے
 پیشینگوئی محض غلط ہے مگر لاہوری ایم اے جھوٹ بولنے میں اسے مرشد ہی ٹرہ گئے اور بالکل پورا ہونے کے قائل ہو گئے
 انھیں چاہئے کہ فیصلہ آسمانی کے بعد دوم کا صلا سے صلا تک دیکھیں اس سے معلوم ہو جائیگا کہ قادیانی پیر اور مردوں کو
 ہیں، میں نے فیصلہ آسمانی کا حوالہ تو دیا مگر چونکہ اس سالے میں کامل طور سے مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا ہے
 اور دیکھا دیا ہے کہ وہ نہ مجدد ہیں نہ نبی ہیں نہ رسول ہیں، نہ رسولوں کی سی ان کی روش تھی، بلکہ وہ نہایت جھوٹے فریب
 دہندہ، کامل عیار تھے اس لئے جو حقیقت انھیں نبی یا نبی یا ظاہر میں انھیں الہامی محمد دکتا ہے وہ آسمانی فیصلہ کو ہرگز
 نہیں دیکھے گا، اس لئے میں اس کا خلاصہ بیان کر دیتا ہوں جس سے مرزا صاحب کا اور ان کے جان نثار مرید کا چھوٹا ہونا
 ظاہر ہو جائے، وہ یہ ہے کہ خباب رسول اللہ کی کوئی پیشین گوئی ایسی نہیں ہے جو پوری نہ ہوئی ہو، حدیمہ والی پیشینگوئی کے
 پورا ہونے کے لئے کسی وقت اور کسی طرح حضور نے وقت کی تعیین نہیں فرمائی، بلکہ صاف طور سے یہ فرمایا ہے کہ میں نے
 پیشین گوئی کی ہے وہ پوری ہوگی، الحمد للہ وہ دو سو تری سال پوری ہو گئی، اس لئے قادیانی پیر اور مردوں کو
 ہوئے، میان ایک ایک کے صاحب صرف ایک منکوہ والی پیشینگوئی تو جھوٹی نہیں ہوئی، ان کو تو تمام صافی پیشینگوئی
 جھوٹی ہوئی خصوصاً وہ بن پر تمام عمر زور لگا کر ہے اور خدا کا سوا وعدہ جاتے رہے اور قسم کھاتے رہے، اور اس کے
 پورا نہ ہونے پر اپنے آپ کو جھوٹا اور ایک بد سے بدتر کہتے رہے، وہ پیشینگوئی بھی پوری نہ ہوئی، بلکہ خدا تعالیٰ نے متعدد

[illegible]

ہو گئے اور احمد بیگ کا دلہا واپس تازہ ہے اور عزائیوں کو اپنا چہرہ دکھا کر مرزا صاحب کی کذابی دکھایا ہے مگر
 سخت افسوس ہے کہ یہ حضرات مار کو تار پر ترجیح دے رہے ہیں اور توبہ کو کہ جنہم سے طعنے نہیں ہوتے، پھر اس طرح
 قول صرف ایک ہی تو نہیں ہے بلکہ بہت ہیں ایک اور ملاحظہ کیجئے، اسی پیشین گوئی کی نسبت عنیمہ انجام اتہم میں بڑے
 زور سے لکھتے ہیں: "یاد رکھو کہ اس پیشین گوئی کی دوسری جزو پوری ہوئی، یعنی احمد کا داماد نہ مرا) کو میں ہر ایک
 برس کے بدتر محضوں کا، اے احمق یہ انسان کا اقترا نہیں، کسی حیثیت مخفی کا کاروبار نہیں، یقیناً سمجھو کہ یہ
 خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ملتیں، وہی رب ذوالجلال جس کے امداد کو کوئی روک نہیں سکتا، انہیں
 انجام اتہم صفحہ ۱۷۷ پر ایک نظر کیجئے والا اس قول کو دیکھئے کہ مذکورہ پیشین گوئی کے ظہور پر کس قدر توفیق ہو
 اور اُسے خدا تعالیٰ کا سچا وعدہ کہتے ہیں یعنی بعد ذلالتی میں داخل نہیں ہو کر یا نیمہ وہ پیشین گوئی جھوٹی ہوئے و مرزا صاحب کے
 نہایت پختہ قول جو خدا سے قدوس پر وعدہ خلافی کا اور اُس کے نہایت پختہ باتوں کے غیر متبرہ ہونے کا اور اپنے ارادہ میں عاجز
 ہونیکا الزام آیا اور یقین مرزا اپنے اقرا سے چھوٹا اور مرہ سے بدتر یعنی بدترین خلاق ثابت ہوا اور احمدی گروہ انھیں کہوئی
 خدا کو دیکھو اور ایسے علانیہ کذاب سے طعنے ہو کر کہنے لگو کہ بچاؤ اور سچو خیر خواہ کو کبھی بھائی بننا و ان اعتراضوں کا جواب کوئی مرزائی
 نہیں دے سکتا، ایک رسالہ چیلینر شہنشاہی چھپا مشہر ہوا ہے جس کو دو برس سے زیادہ ہوا اور قادیان میں خلیفہ مسیح
 وغیرہ کے پاس بھیجا گیا اور جا بجا مولوی مرزائیوں کو بھیجا گیا، مگر کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ اس کے مقابلہ میں دم مارے،
 حیرت ہو کہ خواجہ کمال کا گروہ اس پیشین گوئی کے پوری نہ ہونے سے کوئی الزام مرزا پر عائد نہیں کرتا، بلکہ ایک طرح کی ممانعت
 حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ سے بتاتا ہے کہ یہ پیشین گوئی ایسی ہی پوری نہ ہوئی جس طرح جناب رسول اللہ کی حدیث والی
 پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تھی، حالانکہ محض غلط ہے، جناب رسول اللہ کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہوئی، اس کے بیان میں
 ایک خاص رسالہ لکھا گیا ہے، اور مرزائی تو خاص پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں، اور اس طرح جھوٹی ہوئیں کہ خدا تعالیٰ پر متعدد
 الزامات ثابت ہوئے جن کا بیان اوپر کیا گیا، ایسے کذاب کے ماننے والے اشاعت اسلام کریں گے (استغفر اللہ)
 میاں ایم اے صاحب لاہوری! آپ نے مرزا بالقرض نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے مگر خدا پر الزام تو لگاتے ہیں اور اسے
 جھوٹے اور بدترین خلاق تو ہیں، خدا تعالیٰ نے انھیں جھوٹا تو ثابت کر دیا، پھر ایسے کذاب کو بزرگ، مجدد ماننے والا ہے
 مسلمانوں میں بلی سکتا ہے، اور ایسے جھوٹے اشاعت اسلام کر سکتے ہیں، البتہ بطور فریب اسلام کا نام لیا جاتا ہے، حقیقت
 انجام میں مرزائیت کی گراہی پھیلائی مد نظر ہے جس کا بیان ہدیٰ عثمانیہ وغیرہ میں کیا گیا ہے، مگر حدیث والی پیشین گوئی
 کی پوری حالت معلوم کرنا ہے تو ملاحظہ کیجئے:

سترہ ہجری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ کیا، یہ وہ وقت کہ
 ابھی مکہ معظمہ کفار مشرکین کے قبضہ میں ہے، مگر وہ اپنے غریبی خیال سے کسی حج اور عمرہ کرنے والے کو روکے
 نہ تھے، اور جاہلیوں میں ابھی غوثان، ذیفعدہ، ذی الجح، اور رجب، میں لڑائی کو منع جانتے تھے، اسی وجہ سے
 اپنے ماہ ذی قعدہ میں عمرہ کا ارادہ کیا، اور تشریف لے چلے، آپ کے ہمراہ چودہ ہندو سہ صحابہ ہوئے، آپ

طریقوں سے انھیں ایسا جھوٹا ثابت کر دیا کہ ہر ایک ایماندار آنکھوں سے دیکھ کر ان کا جھوٹا ہونا معائنہ کر سکتا ہے وہ پیشینگوئی کا خطرہ سمجھے، انجام اہم میں فرماتے ہیں، میں بار بار لکھتا ہوں کہ نفسِ مشین کوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر میں اس کی انتہا کر دے، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت جاسے گی، جو بات خدا کی طرف سے ٹھیک ہوگی کوئی اسے روک نہیں سکتا (انجام اہم ص ۳۳ مطبوعہ مطبعہ خیار الاسلام قادیان) یہ قول مان کا الہامی ہے اور اس کے الہامی ہونے کا دوق باسی ایک قول میں کئی طریقوں سے بیان کرتے ہیں اول یہ کہ اس پیشینگوئی کے وقوع کو تقدیر میں کہتے ہیں، یعنی اس پیشینگوئی کا وقوع علم الہی میں قرار پا چکا ہے اس لئے اس کا ظہور ضرور ہوگا، اس کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے، یہ کہنا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں محاورہ اردو میں کم سے کم تین مرتبہ کہنے کو بولتے ہیں اس لئے اس کی تقدیر میں ہونے کو تین مرتبہ بیان کر چکے ہیں، دوم کمال درجہ کا دوق اور اعلا دوسرے طرح بیان کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی، دیکھا جائے کہ اس پیشینگوئی کی صداقت پر کس قدر یقین ہے بلکہ اس کے خلاف میں نے ایک کو نہایت صاف طور سے جھوٹا ٹھہرا ہے، یعنی اگر اس پیشینگوئی کی صداقت کا ظہور نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں یعنی میں جو تہمدی، اور مسیح، اور محمد، اور نبی، اور رسول، ہونے کے دعوے لگے ہیں، سب غلط ہیں، مجھے جھوٹا یقین کر دے، کیا نیویہ مرزا صاحب اپنے زبانِ قلم سے تحریر فرما رہے ہیں، اب اس کے بسیر و شتم ماننے میں کیا غدر ہو سکتا ہے، خدا کیلئے کوئی احمدی بیان کرے، سوم یعنی تیسرا طریقہ اعتقاد کا یہ بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے رب و مہنا خدا کی طرف سے قرار پا چکا ہے، اور جو بات خدا کی طرف سے ٹھیک ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا، اب خوب غور و انصاف سے دیکھا جائے کہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر مرزا صاحب کس قدر دوق ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا ظہور خدا کی طرف سے قرار پا چکا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا، اب اس پر نظر کی جائے کہ جب پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے جھوٹی ثابت کر دی تو مرزا صاحب نے جھوٹ اور دھارے افرار کرنا ثابت ہوا، اور اگر مرزا صاحب حضرات اس کو نہ مانیں تو اپنے خدا پر جہالت یا فریب ہی کا التزام دیں یعنی خدا تعالیٰ کو داماد کا احمد بیگ کے زندہ رہنے کا علم نہ تھا، یا اس نے مرزا کو فریب دیا، (نورِ نبی ص ۱۷۰) (الفریات) اب یہ دیکھا جائے کہ جب اس پیشینگوئی کے ظہور کو کوئی روک نہیں سکتی کیونکہ خدا کی طرف سے بالیقین قرار پا چکی ہے تو منکوہ اسمانی کا نکرہ میں آنا ہی ایسا ہی ہے، شرط و عہد کوئی اسے روک نہیں سکتی غرض کہ مرزا صاحب نے منکوہ اسمانی کے نکلنے میں آئے کے لئے جس طرح کے متعدد طریقوں سے اپنا دوق بیان کیا ہے یہاں تک کہ آخر قول میں جھوٹا یقین سے بیان ہوا ہے جن کا ذکر اوپر ہوا، اس پیشین گوئی میں جو تین طریقے دوق کے بیان ہوئے یہ تینوں طریقے بھی اس کے فلاح میں آئے تھے سو میں، حاصل یہ ہوا کہ منکوہ اسمانی کا نکرہ میں آئے کا دوق اور طریقوں سے مرزا صاحب نے بیان کیا، اب نہایت غراہتے کہ اگر یہ کہا جائے کہ شرط کے پورا کر دینے سے نجات میں نہ آئی تو تو طریقوں سے یعنی مرزا صاحب کے دوقوں کو قبول نہ کر لے یعنی حقیقۃً (الاجاب) جھوٹا قرار دیا گیا، وجہ یہ بھی جھوٹ ہے کہ گمراہی کی باتوں نے نوبت کی تھی تو یہ پورے دس جھوٹ مرزا صاحب کے ہوئے، ان کی پوری تصدیق مرزا صاحب کی حضرات کو مشکل ہے، مگر اس کی تصدیق میں تو دھارے (دھواں) نہیں مرزا صاحب خود فرما رہے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوگی، اور خدا کے فضل سے وہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی اور مرزا صاحب کے کذابی کا اعلان و اظہار اس قدر دنیا میں ہوا اور پورا ہے کہ بارہ برس مرزا کو قبر میں سر نہ ہوئے

مصحف رحمانیہ ۲۲

یعنی مسیح قادیان کی قراری کذابی کا اعلان

اے بھائیو۔ خدا سے ڈرانو اور محض تمہاری غیر خواہی اور تم سے محبت دینی کی وجہ سے مسیح قادیان کی حالت کے بیان میں اپنے رسالے لکھ گئے۔ اور تمہاری غیر خواہی میں جان مال دونوں کو صرف کیا مگر افسوس کہ رنگو کو جنہیں ہونی اور اپنی جان کو ہلاکت نہیں چاہا فیصلہ آسانی دیکھو کہ کس شخص ہی کو قرآن مجید کی نصیحتیں قطعہ سے اور تورات مقدس کے صریح بیان احادیث صحیحہ سے اور انکی خود زبان سے اور انکے قطعی اقروان انہیں جھوٹا ثابت کیا ہے۔ رسالہ سہمہ ہدایت۔ اور سہمہ ہدایت کی صداقت۔ اور چیلنج محمدیہ اپنی جان و نہر دم کے ملاحظہ کرو اب اگر تم کو سنا ہے کچھ ناگوار ہیں تو میں ایک مختصر اعلان آپ کے سامنے پیش رہا ہوں جس میں جتنا ضرورتاً کہیں کہیں قول میں کمال مہربانی کر کے ادھیں ضرور ملاحظہ کیجئے انکے دیکھیں میں زیادہ دینہیں لگے گی خوب غور سے ملاحظہ کیجئے کسی اور کا قول نہیں ہے بلکہ آپ کے مقتدر شہی جناب مرزا صاحب کا قول ہے۔

۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں اور ۹ مئی ۱۸۹۷ء میں اون کا انتقال ہے، غرض کہ اپنی موت سے بارہ برس پہلے فرماتے ہیں، پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر ہوا اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطل کا مرجع ماضی رہی ہے یہ موت جھوٹے دیوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے لیکن خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہوا جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کر لوں گا۔ (ضمیمہ انجام اہم ص ۳۵-۳۶)۔ اب اس قول میں مرزا صاحب اپنی صداقت کے ثبوت میں پانچ باتیں پیش کرتے ہیں، یعنی میری سعی و کوشش سے یہ پانچ باتیں ظاہر ہو گئی۔ ایک اسلام کی میں نمایاں اثر ظاہر ہو گا، دوسری مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطل کا مرجع ماضی رہی ہے اسلئے میرے ذریعہ سے جھوٹے دیوں کا ہلاک ہو جانا ظہور میں آئے گا۔ تیسری اسلام کا بول بالا ہو گا، چوتھی ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیگا۔ پانچویں دنیا اور رنگت پکڑ جائے تو میرا ذمہ نہیں خیال کر لوں گا۔ اب خدا کیلئے بہ نظر انصاف فرمائے کہ مرزا صاحب اس قول کے بعد بارہ برس تک زندہ رہے اور ان باتوں کا ظہور سات برس کے اندر فرما چکے تھے، سات برس تو دو گنا بارہ برس تک انکی زندگی میں بھی کسی ایک بات کا بھی ثبوت نہ ہوا، اور بارہ برس کو بھی جانے دیجئے تحریر کی تاریخ سے آج ۲۷ برس سات مہینے ہوئے اس ۲۷-۲۵ برس کے اندر بھی کسی بات کا ظہور نہ ہوا، بلکہ دن بدن کمزور صلاحت ہی کو ترقی ہو رہی ہے، اب مرزائی حضرات اپنے مرشد کے قول کو غور سے ملاحظہ کریں کہ تم کھا کر اپنے کو جھوٹا بنا رہے ہیں پھر کیا آپ کو اپنے مرشد کے قسم پر بھی اعتبار نہیں ہے کیا آپ کے نزدیک مجدد دینی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ جس کے قسم کا بھی اعتبار نہ ہو اور جھوٹے کلمات اسے جھوٹے کذاب کا وحی والہام آپ صحیح بنائیں گے اور جھوٹے اور سچے کو ایک ساں سمجھیں گے افسوس صد افسوس۔

بھائیو۔ یہ باتیں تو بہت بڑی ہیں ان کو مرزا صاحب یا ان کے خلیفہ و صاحبزادے تو کیا پورا کر سکیں گے اس کے بعد

حدیبیہ پہنچکر بارواگی سے قبل آپؐ خواب دیکھا کہ ہم سب تمام اصحاب کے بلا خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوں گے اور ارکان حج ادا کئے گئے ہیں، یہ آپؐ کا خواب ہے، کوئی الہامی پیشگوئی نہیں ہے، اس خواب میں کوئی قید اور کسی وقت کی تعیین نہ بطور اندازہ بیان کی گئی ہے۔ نہ حتمی طور پر کوئی بات کہی گئی ہے، یہ خواب آپؐ نے احتجاج سے بیان فرمایا، چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال حج کے ارادہ فرما رہے تھے اور انبیا علیہم السلام کا خواب تو سچا ہوتا ہی ہے، اس لئے بعض اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کو یہ یقین ہوا کہ اسی سال ہم بلا خوف و خطر مکہ معظمہ میں پہنچیں گے اور حج کریں گے انھیں یہ خیال نہیں رہا کہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی تعیین نہیں فرمائی، یہ مقام حدیبیہ میں جب آپؐ پہنچے تو کفار رافع ہوئے اور کچھ شہر اندک کے ساتھ اس پر صلیع ہو گئی کہ اس سال نجاشی، آئندہ سال اگر عمرہ کریں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے لوٹنے کا ارادہ کیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ تو فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں جائیں گے اور طواف کریں گے، یعنی آپؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ہم نے کہا تو تھا مگر کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم داخل ہو گئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو گئے اور طواف کر گئے، یعنی سب کا خواب کا طوطو کشتی ہو گا، یہ روایت صحیح بخاری باب الشراط فی الجہاد میں ہے، خدا تعالیٰ نے آئندہ سال میں اس کا طوطو دیکھا یا اور پھر کیا سال کے بعد فتح مکہ ہوئی اور نہایت کامل طور سے اس پیشگوئی کی صداقت کا طوطو ہوا، غرض کہ دو برس کے اندر وہ پیشگوئی کامل طور سے پوری ہو گئی، یہاں یہ معلوم کر لیتا بھی ضرور ہے کہ سیدہ جمعہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کا ارادہ کیا تھا اس ارادہ کا باعث آپؐ کا خواب تھا یا صرف عمر کا شوق، اور وہاں کے کفار کی حالت کا معلوم کرنا، کامل تحقیق اس کی شہادت دیتی ہے کہ عمرؓ کرنے کا خیال اس کا باعث ہوا، کیونکہ کسی روایت میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خواب کا دیکھنا اس سفر کا باعث ہوا صحیح روایت تو یہی ہے کہ حدیبیہ پہنچکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خواب دیکھا تھا، اسکی صحت پر لحاظ راوی کے اور باعتبار ناقلین کے ہر طرح ثابت ہوتی ہے، اس کے راوی مجاہد ہیں، جو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے شاگرد رشید اور نہایت شہرہ ہیں اور اس روایت کو اکثر مفسرین اور محدثین نے نقل کیا ہے، تفسیر درمثور میں اس روایت کو بائیس محدثین سے اس طرح نقل کیا ہے کہ:-

عن مجاہد قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو بالحدیبیۃ ان یدخل مکہ هو واصحابہ (المنہاج للحدیبیۃ ص ۸۵)	مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ خواب دیکھا کہ آپؐ اور آپ کے اصحاب بے خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں
---	---

تفسیر جامع البیان طبری، اور فتح الباری، اور عمدۃ القاری اور ارشاد الساری میں بھی یہی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں یہ خواب دیکھا غرض کہ اس وقت تو کتابوں سے اس دعویٰ کا ثبوت دیا گیا جس روایت میں یہ آیا ہے حدیبیہ پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھا وہ روایت ضعیف ہے، علاوہ اس کے ضعیف ہونے کے اس میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سفر اس خواب کی وجہ سے ہوا، بڑا درجہ اسلام اس کا یقین کریں کہ کچھ اس رسالہ میں مختصر طور پر لکھا گیا ہے وہ مرزا قادیانی کے کذب کے لئے نہایت کافی ہے کوئی مرزا فی احمدی اس کا جواب نہیں دے سکتا

میں آپ کو مرزا صاحب کا دوسرا نول دکھانا چاہتا ہوں جو خاص اپنی معشوقہ منکوحہ آسمانی کے رقیب کی نسبت ہی
 اگرچہ اسکے قبل بھی میں نے پیشین گوئی کے اس جگہ کو بیان کیا ہے لیکن پھر بھی مزید توجہ کیلئے اسکو لکھتا ہوں علاوہ
 اسکے نہ پیشگوئی اس قابل ہے نہ اس کو مکرر کہ کر کثرت سے مسلمانوں کو دیکھانا چاہئے چنانچہ مرزا صاحب جتنے
 ہیں، یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی (یعنی داماد احمد بیگ میرے سامنے نہ مرا) تو میں
 ہر باب بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے امحقول انسان کا افترا نہیں یہ کسی حیثیت مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ
 یہ خدا کا سچا وعدہ ہے دھیمہ انجام اتم صلیہ) اس قول میں مرزا صاحب زوروں کے ساتھ اپنی پیشگوئی پر
 زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پوری نہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اس کو خدا کا
 سچا وعدہ بھی کہا ہے، مسلمانوں ذرا غور کرو کہ داماد احمد بیگ نہ تو ڈھائی برس میں مرا اور نہ ان کے سامنے مرا۔ بلکہ
 اب تک زندہ ہے اور مرزا صاحب کے ہر بد سے بدتر ہونیکا ثبوت علی الاعلان دے رہا ہے حالانکہ ان کے سامنے مرے کو
 مرزا صاحب خدا کا سچا وعدہ بتا رہے ہیں جس سے خود تو جھوٹے ہوئے ہی لیکن اپنے ساتھ خدا کو بھی جھوٹا اور
 و نہ خلاف بنایا، اس میں نہ تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ دہم میں دیکھئے، اب اس کے بعد بھی مرزا صاحب کو نبی و
 مسیح و مہدی تو کیا ایک سچا مسلمان ماننا بھی صریح مکر ہی نہیں تو اور کیا ہے، اب ذرا تیسرا قول بھی مرزا صاحب کا ملاحظہ کیجئے
 اح میں اس پیشگوئی کے ساتھ ساتھ اپنے جھوٹے ہونے کی بھی وضاحت کرتے ہیں اگرچہ یہ بھی مرزا صاحب کے رقیب
 داماد احمد بیگ کے مرنے ہی کے متعلق ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ پہلے دونوں قول دھیمہ انجام اتم کو تواتر یہ خاص قول
 انجام اتم کا ہے کہتے ہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر میرم ہے اسکی انتظار کرو
 اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی (حاشیہ انجام اتم ص ۱۱۱)
 اح میں آپ لکھتے ہیں کہ داماد احمد بیگ کے مرنے کی پیشگوئی تقدیر میرم ہے یعنی لم ٹیل ہے کسی صورت سے اسکے خلاف ہونیں
 سکتا اور طویہ ہے کہ اسکو آپ مکرر بار بار کے ساتھ اپنے مزید و نکو یقین دلاتا چاہتے ہیں کہ داماد احمد بیگ ضرور مر لگا پیم اسکے
 بعد والی عبارت سچائی سے اس قدر بھری ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی
 اب میں یہ بات بھی صاف ہو گئی کہ اور کتنا مرزا صاحب کی زندگی ہی میں تقدیر میرم اب اس دنیا کے زہیو آعمو
 لا و مرزائی حضرت خصوصاً غور کریں اور دیکھیں کہ داماد احمد بیگ کے مرنے کی پیشگوئی ۱۸۸۵ء جولائی ۱۸ء میں کی گئی تھی اور
 آج اگست ۱۹۲۱ء ہے جسکو ملانے سے عرصہ ۳۳ برس کا ہوتا ہے اور اسکا نکل ۱۸۹۲ء میں ہوا اور مرزا صاحب اپنی
 حسرت و ارمان کیساتھ تشریف لے گئے ۱۸۹۹ء میں تو اس حساب سے خود مرزا صاحب کی زندگی میں وہ سولہ برس تک اپنی
 تقدیر میرم اور خدائی وعدہ کا مقابلہ کرتا رہا، اب اہل حق خود فیصلہ کر لیں کہ جب داماد احمد بیگ اب تک زندہ ہے،
 اور مرزا صاحب اپنے کفر کردار کو پہنچ گئے تو مرزا صاحب جھوٹے ہوئے یا نہیں اور صرف جھوٹے نہیں بلکہ
 بار بار جھوٹے ہیں اور عربی۔ فارسی۔ اردو۔ تینوں میں جھوٹے ہوئے اور یہ مسلم ہے کہ ایسا جھوٹا
 شخص ہرگز نہیں نبی مسیح۔ مہمندی ہو سکتا۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ابو محمد محمد اسحاق غفرلہ الزیاق کیم ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ